سلسلہ نمبر ۱۱

۴۸۶

قولہ تعالیٰ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ؕ

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو مت پکار (ورنہ) پس تو عذاب کئے گیوں سے ہوگا۔

توحیدِ مقبول

مُرتبہ

احمد علی عفی عنہٗ

المشیع شعبۃ التالیف والاشاعۃ لانجمن خدام الدین

دروازہ شیرانوالہ لاہور

بار دہم

یہ رسالہ دفتر انجمن سے مفت مل سکتا ہے

کوآپریٹو پریس وطن بلڈنگ لاہور

ضروری گذارش

برادران! آپ نے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک مع تصدیقات غور سے ملاحظہ فرمالیا ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچینگے کہ اس رسالہ کو شائع کرنے سے فقط یہ مقصود ہے کہ اُن بھائیوں کو جو لاعلمی کے باعث اندھیرے میں ہیں روشنی کیطرف لایا جائے کسی شخص یا کسی جماعت کے ساتھ اُلجھنا مقصود نہیں ہے اگر آپ بھی اس رسالہ کو مفید سمجھیں تو آپکا فرض ہے کہ آپ اسکو اُن لوگوں تک پہنچائیں جنکو واقعی اسکی ضرورت ہے علاوہ اس رسالہ کے اسوقت تک انجمن خدام الدین ایسے ہی ۳۳ مفید اور ضروری رسائل مختلف مضامین کے آٹھ لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں مفت شائع کر چکی ہے۔ پاکستان بلکہ بیرون پاکستان میں بھی انکی کثرت سے مانگ رہتی ہے اگر آپ بھی انکو ملاحظہ فرمانا چاہیں تو ان میں سے جونسا رسالہ منگانا چاہیں اُسکے لئے ۱/ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں۔ مگر ضرورۃ القرآن کیلئے ۳/ اور شرح اسماء اللہ الحسنیٰ کیلئے ۴/ اعلیٰ حنفیت کیلئے ۲/ بہشتی دوزخی کی پہچان کیلئے ۲/۔ گلدستہ صد احادیث کیلئے ۴/ مقصد قرآن کیلئے ۳/ نجات دارین کا پروگرام کیلئے ۳/ استحکام پاکستان کے لئے ۳/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

اسماء رسالہ جات شائع کردہ انجمن خدام الدین

نمبر شمار	تفصیل رسالہ جات
۱	تذکرۃ الرسوم اسلامیہ
۲	حرمت المزامیر از روئے شریعت
۳	اسلام میں نکاح بیوگان
۴	احکام شب برات
۵	ضرورت القرآن (قیمت ۳/)
۶	اعلیٰ حنفیت (قیمت ۲/)
۷	خلق محمدی
۸	مسنونہ وظیفے
۹	خلاصہ اسلام
۱۰	احکام وراثت بروئے شریعت
۱۱	توحید مقبول
۱۲	فوٹو کا شرعی فیصلہ
۱۳	پیغام رسول
۱۴	تحفہ میلاد النبی
۱۵	تحفہ معراج النبی (الف)
۱۶	تحفہ معراج النبی بزبان سندھی
۱۷	فلسفہ عید قربان
۱۸	اسلام ہند خطرہ میں
۱۹	شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ۴/
۲۰	فلسفہ نماز
۲۱	فلسفہ روزہ
۲۲	اسلام کا فوجی نظام
۲۳	بہشتی اور دوزخی کی پہچان ۲/
۲۴	خدا کی نیک بندیاں
۲۵	مسلمان عورت کے فرائض
۲۶	پیر و مرید کے فرائض
۲۷	گلدستہ صد احادیث مجلد ۴/
۲۸	فلسفہ زکوٰۃ
۲۹	اسلام اور ہتھیار
۳۰	خدایانِ اسلام و حمایت اللہ مشرقی
۳۱	مقصد قرآن ۳/
۳۲	خدا کی مرضی
۳۳	نجات دارین کا پروگرام ۳/

المعلن:۔ ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

نوٹ:۔ مندرجہ تمام رسائل ایک خوبصورت جلد میں مجلد ہیں۔ ہدیہ صرف ۲/۸ مع محصولڈاک ۱/۱۲ بالا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

ہرانسان کے دل میں تعلّق باللہ کا جذبہ موجود ہے

برادرانِ عزیز! جس انسان کے دل کو ٹٹول کر دیکھیں۔ خواہ وہ کوہ ودشت کا رہنے والا ہو۔ یا متمدّن ممالک و مہذّب شہروں میں بسنے والا ہو۔ ہر ایک کو آپ ایسی ہستی کا ماننے والا پائیں گے۔ جس کو نہ دیکھا جاسکتا ہے۔ نہ ہاتھ لگایا جاسکتا ہے۔ نہ اس کی آواز کے روح پرور نغموں سے کان آشنا ہیں۔ اور نہ اس کے وجود باجود کو کسی فلسفی کی جادو اثر تقریر نے منوایا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس منبع جود و تقدّس کے وجود باجود کی آشنائی فطرت انسانی کا خاصہ ہے۔ یہ الگ چیز ہے۔ کہ اس کے اسمائے حسنیٰ

(عمدہ نام) ہر ملک کے باشندوں نے اپنی اپنی زبان میں الگ الگ مؤثر کر رکھے ہوں۔

ہر سلیم الفطرت انسان رضائے الٰہی کا طالب ہے

صحتِ جسمانی کا بگاڑ

صحت جسمانی کے لحاظ سے انسان کی دو حالتیں ہیں۔ تندرست و مریض۔ مریض اُسے کہتے ہیں۔ جس کے حواس صحیح کام نہ کریں۔ مثلاً نیند نہیں آتی تو کہینگے کہ دماغ خراب ہے۔ بھوک نہیں لگتی تو سمجھیں گے۔ کہ معدہ اپنا کام نہیں کرتا۔ اور تندرست وہ شخص ہے۔ جس کا ہر عضو اپنی خدمت پوری بجا لاتا ہو۔

صحتِ رُوحانی کا بگاڑ

اسی طرح انسان کی صحت رُوحانی کے لحاظ سے بھی دو حالتیں ہیں۔ اگر رُوحانیت اپنی "غذا" کو خوشی سے طلب کرتی ہے۔ اور کھا کر ہضم کر لیتی ہے۔ تو سمجھو کہ صحتِ رُوحانی ٹھیک ہے۔ اور اگر غذائے روحانی سے نفرت ہے۔ پلانے کی کوشش کی جائے۔ تو پیالہ کو دھکے دیتی ہے۔ اور پلانے والے مشفق کو بُرا بھلا کہتی ہے۔ تو یقیناً سمجھو۔ کہ انسان کی روحانی صحت بگڑی ہوئی ہے۔ اور معالج کے زیر سایہ

رہنے کی محتاج ہے۔

طلب رضائے الٰہی صحت روحانی کی دلیل ہے

بیان سابق سے واضح ہوگیا۔ کہ جس شخص کی صحت روحانی بحال ہوگی۔ وہ جسمانی تربیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت کا بھی ضرور ہی خیال رکھے گا۔ جس طرح وہ صحت جسمانی کی حفاظت کے لئے خلو معدہ کو مضر خیال کرتا ہے۔ غذا سابق کا معدے سے کماحقہٗ اخراج ہونے ہی نہیں پائے گا۔ کہ قبل از وقت غذائے دوم کی فراہمی و تیاری میں مصروف رہیگا۔ بعینہٖ اسی طرح وہ معدۂ روحانیت کو بھی غذائے روحانی سے کبھی خالی نہیں رکھے گا۔ بلکہ ایک وقت اس کو قوت بہم پہنچانے کے بعد دوسرے وقت کی فکر اسے دامنگیر رہے گی۔

غذائے رُوح کیا چیز ہے

جس طرح جسم کو عالم جسمانی کی سب سے زیادہ لطیف۔ خوبصورت اور اعلیٰ غذائیں مثلاً گیہوں۔ انگور۔ سیب۔ انار۔ ناشپاتی۔ آم وغیرہ چیزیں بھاتی ہیں۔ اسی طرح رُوح کو عالم روحانی کی سب سے عمدہ "لطیف" اور اعلیٰ چیز پسند آتی ہے۔ عالم روحانی کی سب سے اعلیٰ۔ افضل اور الطف چیز تجلیاتِ الٰہیہ ہیں۔ اس لئے ہر

سلیم الفطرت انسان کی روح کا یہ تقاضا ہے۔ کہ مجھے تجلیات الٰہیہ سے مستفید کر کے ان کا مظہر بنایا جائے۔ اگر یہ خواہش اس کی پوری کر دی جائے۔ تو وہ خوش رہتی ہے۔ ورنہ بیمار ہو کر بیکار بن جاتی ہے۔

غذا جسمانی و روحانی میں افضل کونسی ہے

غذائے جسمانی سے جسم کو تازگی حاصل ہوتی ہے۔ اگر بالفرض وہ کم ملے یا نہ ملے۔ تو نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ عالم جسمانی سے کوچ کر جائے ایسے شخص کی اگر صحت روحانی ٹھیک تھی۔ تو عالم روحانی میں پہنچکر اُسے راحت نصیب ہوگی۔ کیونکہ اُسے وہاں کے لوگوں سے مناسبت وہاں کی معاشرت سے نسبت تامہ حاصل ہے۔ ایسے شخص کا عالم المصائب سے نکل کر عالم الراحتہ میں جانا اور زیادہ خوش نصیبی کا موجب ہوگا اور اگر کسی شخص کی صحت روحانی خراب ہے۔ یعنی دن رات خواہشات نفسانی و لذات جسمانی میں غرق ہونے کے باعث صحت روحانی کو بگاڑ چکا ہے۔ غذائے قدوس سے کوئی تعلق نہیں جوڑا۔ تو گو وہ کھا پی کر موٹا تازہ ہٹا کٹا تو ہوتا رہے گا۔ لیکن عالم جسمانی سے رخصت ہونے کے بعد عالم روحانی میں اُسے سخت ذلت اُٹھانی پڑے گی۔ ایسے شخص کی زندگی کی گو ابتدا اچھی ہوئی۔ لیکن عاقبت

خراب اور پہلے شخص کی زندگی کی ابتدا اگرچہ مصائب کا نشانہ تھی۔ لیکن بالآخر راحت پائی۔ لہٰذا ثابت ہوا۔ کہ غذائے روحانی کا خیال رکھنے والا پورا عقلمند اور دوراندیش ہے۔ اور دوسرا کم عقل و احمق۔

جذبۂ توحید

اسی رسالے کے پہلے مضمون (ہر انسان کے دل میں تعلق باللہ کا جذبہ موجود ہے) میں یہ مسئلہ صاف ہو چکا ہے۔ کہ ہر انسان کے اندر تجلّیٔ الٰہی کا نور موجود ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے۔ کہ چونکہ ہر انسان میں اتنی استعداد نہیں ہے۔ کہ وہ بلا امداد الٰہی اس جذبۂ صادقہ کو کما حقہٗ درجۂ تکمیل پر پہنچا سکے۔ اس لئے عموماً انسان اپنے فہم نارسا کے باعث اس مسئلہ میں غلطی کرتے رہے۔ اور رب العالمین جلّ جلالہٗ عمّ نوالہٗ ان کی اصلاح کے لئے مصلح (نبی) بھیجتا رہا۔ تاکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام انہیں توحید کا وہ کامل اور صحیح سبق پڑھائیں۔ جو بارگاہِ ربّ العزت جلّ جلالہٗ میں مقبول ہو۔ لیکن اکثر ان میں سے اسی سابقہ من گھڑت۔ خود ساختہ غیر مکمل و غیر مقبول (بباعث مخلوط بالشرک ہونے کے) توحید پر ہٹ دھرمی سے اڑے رہے۔ بجائے اس کے کہ وہ ان مصلحین کی ہمّت افزائی کرتے۔ اور ان کے زیر سایہ رہ کر اپنی اصلاح کر کے دربار شاہنشاہی میں عزت پاتے۔ اُلٹا ان مصلحین (انبیاء علیہم السلام)

کے دشمن بن گئے۔ دُنیا سے ذلیل ہوکر رخصت ہوئے۔ اور آخرت میں اپنے لئے جہنم خرید گئے۔ اللّٰھم اعذنا من ھذا اللعنۃ

غیر مکمّل توحید

مشرکین عرب کے خیالات متعلقہ توحید کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ان کے مندرجۂ ذیل عقائد بالکل ٹھیک ہیں۔ لیکن تکمیل توحید کے لئے اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت جو پیغام انہیں پہنچایا۔ ان لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ اس لئے کافر اور مشرک کا لقب پایا۔ اور بارگاہِ ایزدی جل مجدہٗ میں بجائے مرحوم ہونے کے ملعون بنے۔ اور حضور سراپا نور فداہ ابی و امی نے ان سے لڑائیاں لیں باوجود عقیدہ توحید (مگر ناقص) رکھنے کے کفر کی حالت میں لعنت کی موت مرے اور اپنے آپ کو جہنم کا مستحق بنا کر گئے۔

تازیانۂ عبرت

برادرانِ اسلام! آئندہ عرضداشت کے لحاظ سے اپنا امتحان بھی لیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ شیطان لعین کے پنجے میں آکر ہم بھی کفار کے درجۂ توحید پر ہی شادان وفرحاں رہیں۔ خدا تعالےٰ سے دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ہر فرد کو توحید محمدی علیٰ صاحبہ

الصلوٰۃ والسلام کا ذوق سلیم عطا فرمائے۔ اور اس اعلیٰ درجۂ توحید پر پہنچ کر دنیا سے بھی مرحوم ہو کر رخصت ہوں۔ اور آخرت میں بھی رضا و قرب الٰہی کے تمغۂ امتیازی سے ممتاز کیے جائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

فہرست عقائد کفار متعلقہ توحید

ہر انسان کا خالق خدا تعالیٰ ہے

قولہ تعالیٰ (۱) وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۵

ترجمہ۔ اور البتہ اگر آپ ان سے سوال کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے۔ تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے)

ہر انسان کا رازق خدا تعالیٰ ہے

قولہ تعالیٰ (۲) قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ

ترجمہ:۔ ان سے فرمائیے (یعنی پوچھئے) تمہیں آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے؟ یا کانوں اور آنکھوں کا کون مالک ہے اور زندہ کو مردہ سے کون نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے اور کون (جہان کے) کام کو چلاتا ہے؟ پھر (یہی) کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ (ہی سب کام چلاتا ہے) پس فرما دیجئے کہ کیا تم نہیں ڈرتے؟

زمین کی ہر چیز کا مالک خدا ہے

قولہ تعالیٰ (۳)، قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ؕ

ترجمہ:- ان سے فرمایئے (پوچھئے) اگر تمہیں علم ہے (تو بتاؤ) کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ کس کی ملکیت میں ہے؟ تو کہیں گے۔ کہ (سب چیز) اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ان سے کہہ دو۔ کیا پھر تم (اس بات سے) نصیحت نہیں پکڑتے؟

سارے جہان کا بادشاہ اللہ تعالیٰ ہی ہے

قولہ تعالیٰ (۴)، قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ؕ

ترجمہ:- ان سے فرمایئے (پوچھئے) اگر تمہیں علم ہے (تو بتاؤ) وہ کون ہے جس کے قبضے میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے (اور اگر وہ پکڑے) تو اس کی گرفت سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا تو یہی جواب دیں گے کہ ایسی ذات پاک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ان سے کہہ دو کہ پھر کدھر جادو کئے جارہے ہو؟

سارے جہان کا بنانے والا ایک خدا تعالیٰ ہے

قولہ تعالیٰ (۵)، وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ

أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

ترجمہ:۔ اور اگر آپ اِن سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا ہے؟ تو ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا ہے۔ ان سے فرمائیے کہ پھر بتاؤ تو سہی۔ تم جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اللہ تعالیٰ مجھے تکلیف پہنچانے کا ارادہ فرمائے تو کیا وہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تکلیف کو دور کر سکتی ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ فرمائے تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو روک سکتی ہیں؟ اُن سے کہہ دو کہ مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ متوکّل اُسی پر بھروسہ کیا کرتے ہیں ؛

سارے جہان کو اللہ تعالیٰ چلاتا ہے

قولہٗ تعالیٰ (۶) وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

ترجمہ:۔ اگر آپ ان سے پوچھیں) اور اس جہان کے معاملے کو کون چلاتا ہے؟ تو یہی کہیں گے کہ اللہ تعالےٰ (ہی چلاتا ہے) پھر کہہ دو آیا پھر اس سے تم ڈرتے نہیں ؛

سب سے بڑی مصیبتوں میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے

قولہٗ تعالیٰ (۷) وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ

ترجمہ:۔ اور جب انہیں (سمندر کی) لہریں سائبانوں کی طرح آگھیرتی ہیں، تو محض ایک خدا تعالےٰ کو پکارتے ہیں ؛

مذکورۃ الصدر درجۂ توحید تسلیم کرنیکے باوجود کافر اور مشرک کا لقب پایا۔

کفارِ عرب و مشرکین مکہ معظمہ باوجودیکہ سابق الذکر اوصاف الٰہیہ کو مانتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ دربارِ الٰہی سے کافر و مشرک کا لقب ہی پاتے ہیں۔ انہیں (یاَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (اے کافرو) اور اَلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا (وہ جو مشرک ہیں) کے القاب قبیحہ ہی سے اللہ تعالےٰ یاد فرماتا ہے۔ اس مذمت کی وجہ فقط یہی ہے۔ کہ وہ اس توحید کامل کے معتقد نہیں تھے۔ جو بارگاہ الٰہی میں قبولیت حاصل کر سکتی ہے اور ان کے عقائد میں جو اصلاحات دربارِ نبویؐ سے ہوتی ہیں وہ انہیں رد کر دیتے ہیں۔ اپنے نقائص مسئلہ توحید کو رفع نہ کرنے کے باعث ہی عدوّ اللہ (اللہ کے دشمن) عَدُوُّ الْاِسْلَام (اسلام کے دشمن) اور حزب الشیطان (شیطان کی جماعت) کہلائے اور دربارِ ختم رسالت نے ان کو خدا تعالیٰ کا باغی قرار دیا۔ اور اسلامی لشکر کی ان تھک۔ نڈر۔ قوتِ ایمانی کی برقی طاقت سے بھرپور فوج کا رُخ ان کے ستیاناس کرنے کے لئے پھیر دیا اور فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ (پس جہاں پاؤ مشرکوں کو مار ڈالو) کا بے پناہ ہتھیار ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ پھر کیا تھا۔ نعرۂ توحید کی ایک ہی گونج نے عرشِ الٰہی سے خراجِ تحسین پایا۔ اور امدادِ الٰہی ان کی ہمت افزائی کے لئے

اُٹھ دوڑی۔ اور کفار کی صدیوں کی عزّت و طاقت اور قدر و منزلت خاک میں مل گئی۔ اور اس دارِ فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو کر جہنم میں جا بسے۔ فَاعْتَبِرُوْا اَیُّھَا الْاَحْبَابُ۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

معنیٔ شرک

لغت میں شرک کے معنی حصّہ داری ہے۔ اور اصلاح شرع میں یہ ہے کہ جو حق شریعت میں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کیا گیا ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو بھی دیا جائے۔ مثلاً سجدۂ عبادت کسی شریعت میں بھی اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ہوا۔ ہاں سجدہ تحیۃ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام سے پہلے بعض شریعتوں میں جائز تھا لیکن اسلام میں وہ بھی جائز نہیں رہا۔ لہٰذا اب اسلام میں سجدہ فقط اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے مخصوص ہے ؎

مذمّت شرک

شرک ایسی بدترین چیز ہے کہ اگر ہر قسم کے اعمال صالحہ مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کسی شخص کے اعمالنامے میں موجود ہوں۔ لیکن ساتھ ہی شرک بھی پایا جائے۔ اور اس نے مرنے سے پہلے توبہ نہیں کی تو اُس کے تمام اعمال صالحہ کی نیکی کو شرک کی لعنت کھا جائے گی۔ اور وہ شرک کی

نحوست کے باعث ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔ قرآن حمید میں ارشاد ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰالِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالےٰ کے ساتھ جو شرک کیا جاوے اُس کو معاف نہیں فرمائے گا۔ اور شرک کے سِوا جس کو چاہے معاف فرمائے۔

بخلاف اس کے خدا نخواستہ بفرض محال ایک شخص کے دل میں جذبۂ توحید صحیح موجود ہے۔ جس میں شرک کی بو بھی نہیں پائی جاتی۔ تو ایسے شخص کا اپنی بداعمالی کی سزا بھگت کر (اگر اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے) بالآخر جنّت میں پہنچنا یقینی ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف کے باب الحوض و الشفاعتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت والی حدیث بروایت بخاری و مسلم کے اخیر میں آتا ہے۔ کہ جب سب انبیاء علیہم السلام۔ ملائکۂ عظام و صالحین شفاعت کر چکیں گے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے مٹھی بھر کر ایسے لوگوں کی نکالیں گے۔ جنہوں نے کبھی کوئی عمل صالح کیا ہی نہیں" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن لوگوں نے کوئی نیک عمل تو نہیں کیا۔ لیکن توحید کا جذبہ ان کے دِل میں ضرور تھا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا۔ اور انہیں عذاب دوزخ سے نجات دی۔

توحید کا درجۂ تکمیل

جب تم مانتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی خالق

(پیدا کرنے والا) رازق اور مالک نہیں ہے اور وہی زمین و آسمان کا بنانے والا ہے۔ اور اُسی کا حکم سارے جہان میں جاری و ساری ہے اور وہی مصیبتوں میں کام آتا ہے تو پھر تمہارا فرض ہے کہ حسب مقولہ الانسان عبیدالاحسان۔ (انسان احسان کا غلام ہے) اس مالک کی غلامی کا حق ادا کرو اور اسی طریقے سے اللہ تعالےٰ کو راضی کرو۔ جو اس کی مرضی کے مطابق ہو۔ جس کی راہنمائی اللہ تعالیٰ کی کلام پاک کرتی ہے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغ

مسئلہ توحید میں قرآن حکیم کی اصلاحات

قرآن حکیم نے مشرکین عرب کے عقیدۂ توحید میں تین چیزوں کی اصلاح کی۔ لیکن وہ اپنی آبائی توحید پر ضد سے قائم رہے اور ان اصلاحات کو مسترد کر دیا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ قرآن مجید نے انہیں مشرک، کافر اور ظالم وغیرہ القاب قبیحہ سے یاد فرمایا ؎

اصلاح اوّل

اللہ تعالےٰ کے سوا کسی معبود کو مت پکارو

قولہ تعالیٰ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵ ترجمہ:۔ وہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے پس اُسی کو پکارو۔ درآنحالیکہ محض اسی کی عبادت کرنیوالے ہو

، سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔
قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ۝
ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ وہ کھجور کی گٹھلی پر جو چھلکا ہے اُتنے کے بھی مالک نہیں اگر تم اُنہیں پکارو۔ تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں۔ اور اگر وہ سُن بھی لیں۔ تو تمہاری حاجت روائی نہ کر سکیں۔ اور قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا انکار کریں گے اور (مجھ جیسا) کوئی خبردار تمہیں خبر نہیں دے سکتا۔

الحاصل

اے مشرکین عرب! اس قادر مطلق کارساز حقیقی بیدار ابدی (ہمیشہ) ذات پاک کے ساتھ تمہارا تعلق ہے تو پھر تمہیں کیا ضرورت ہے۔ کہ اپنی حاجت روائی کے لئے اس کے سوا دوسروں کو بلاؤ۔ اگر تم نے انہیں بلا بھی لیا تو بے سود۔ کیونکہ وہ ایک ذرہ بھر کے مالک نہیں ٭

اصلاح دوم
اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے

قولہ تعالیٰ:۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝
ترجمہ:۔ (اے اللہ تعالیٰ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ٭

الحاصل

اُس ناصرِ حقیقی جلّ مجدہٗ نے اپنے بندوں کو یہ سبق پڑھایا کہ فقط میری ہی عبادت کرو۔ اور محض مجھ ہی سے مانگو۔ اور میرے سوا سب سے مانگنا چھوڑ دو۔

میرے سوا کوئی تمہیں کچھ بھی دے نہیں سکتا

قولہٗ تعالیٰ اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ

ترجمہ:۔ اگر اللہ تعالےٰ تمہیں مدد دے۔ تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں۔ اور اگر وہ تمہاری مدد نہ کرے۔ تو پھر کون ہے اُس کے بعد جو تمہاری مدد کر سکے۔ ایمان داروں کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہی پر بھروسہ کریں۔

اصلاح سوم

اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرو

قولہٗ تعالیٰ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو۔ اس اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرو جس نے انہیں بنایا۔ اگر تم اُسی کی عبادت کے دعویدار ہو۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے سجدہ جائز نہیں سمجھتے

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں حیرہ میں آیا تو میں نے اُنہیں دیکھا کہ اپنے مرزبان (جو بادشاہ کے ساتھ رہنے والے ایک بہادر ترین سوار کا لقب ہوتا تھا) کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا اور عرض کی کہ میں حیرہ گیا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے مرزبان کو سجدہ کرتے ہیں۔ پس آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں۔ کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی۔ اگر تو میری قبر پہ گذریگا۔ آیا اس کو (یعنی میری قبر کو) سجدہ کرے گا؟ میں نے کہا نہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا۔ اب بھی نہ کرو۔ اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدے کا حکم کرتا۔ تو عورتوں کو حکم دیتا۔ کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مردوں کا عورتوں پر حق بنایا ہے۔ رواہ ابوداؤد ◆

تنبیہ ضروری

اللہ تعالےٰ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ ہمارا دین محمدی (علیٰ صاحبہ

الصّلوٰۃ والسّلام) ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم دیں وہ کرو۔ اور جس کام سے روکیں رُک جاؤ۔ جب سیّد المرسلین خاتم النبییّن شفیع المذنبین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اپنے وجود مسعود کے لئے سجدۂ تعظیمی جائز نہیں سمجھتے کیونکہ سجدۂ عبادت کی درخواست کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی شان سے اس قدر بعید ہے۔ کہ اُس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ اہل السنّت والجماعتہ کا یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السّلام اور ملائکہ عظام سے بھی افضل ہیں (صدیقین شہداء وغیرہ اولیاء کرام تو بجائے خود رہے) تو کیا آپؐ سے بڑھ کر کوئی اور بڑا بزرگ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے لئے سجدۂ تعظیمی جائز ہو؟ ہرگز نہیں۔ اور جب حضور سراپا نور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنے مزار مبارک پر سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ تو آپ سے بڑھ کر اور کون ہمارا بزرگ ہوگا۔ جس کی قبر پر سجدہ کرنا جائز ہوگا؟

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ وما علینا الا البلاغ

عرضداشت

برادرانِ اسلام! گوش ہوش سے سُنو اور دل کی آنکھیں کھول کر دیکھو۔ اور عقلِ سلیم کی مدد سے سمجھو۔ کیا آج

مسلمانوں کا ایک حصہ اُسی توحید کُفار ہی کے درجے کو کافی نہیں سمجھے بیٹھا؟ کیا مسلمان کہلا کر غیر اللہ تعالیٰ کو پکارا نہیں جاتا؟ کیا سوائے اللہ تعالےٰ کے دوسروں سے مدد نہیں مانگی جاتی؟ کیا اس اعلیٰ و اجل مالک الملک ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ کے سوا کسی کے آگے سجدہ نہیں کیا جاتا؟ محترم عزیزو! اشتعال میں نہ آؤ۔ اور سوچو اگر یہی حال ہے تو پھر وہ تمغہء امتیاز اسلامی کہاں گیا۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ (تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے سوا کسی کی نہیں کرتے)، وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ اور تیرے سوا کسی سے نہیں مانگتے)

فاعتبروا یا اُولِی الابصار

اللہ تعالےٰ کے ہاں کامیابی کا دارومدار فقط زبانی دعوے پر نہیں ہے

برادران عزیز! اگر سیدالمرسلین۔ خاتم النبیین۔ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے دامنگیر بنے رہوگے۔ اور آپ ہی کے نقش قدم پر چلو گے۔ تو رحمت الٰہی تمہاری دستگیری کرے گی۔ دُنیا میں عزت۔ آزادی۔ سرفرازی اور آخرت میں نجات پاؤ گے۔ اور اگر یہود و نصاریٰ کے امراض (شرک۔ بدعت۔ کفر۔ الحاد۔ زندقہ) میں مبتلا ہو گئے

اور عقیدہ یہ رکھا۔ کہ جنت کے وارث ہم ہی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ تمہاری منہ مانگی آرزوؤں کے پورا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اس شاہنشاہ کا اعلان واجب الاذعان ہے

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتَابِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؕ

ترجمہ:۔ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) نہ تمہاری آرزوؤں پر فیصلہ ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر ہی ہوگا۔ جو شخص برائی کریگا۔ اس کا بدلہ پائے گا۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا کوئی دوست اور مددگار نہیں ملے گا۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَيْرًا مِّنَ الْاُوْلٰى

تصدیقات حضرات علمائے احناف ادام اللہ مجدہم

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

احقر نے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ مؤلف دام ظلہٗ نے جس طرح سے توحید فی العبادت اور توحید فی الاستعانت اور شاید توحید فی الاطاعت کو بھی آیات بینات سے واضح کیا ہے اور پایہ ثبوت کو پہنچایا ہے۔ کہ تنہا توحید فی الذات یا توحید فی بعض الصفات مشرکین عرب بھی اعتقاد رکھتے تھے۔ لیکن پھر بھی وہ مشرک ہی رہے۔ اور اس مضمون کو بھی قرآن مجید ہی سے ثابت کیا۔ ایسا کوئی رسالہ اب تک اردو میں شائع نہیں ہوا۔ حق تعالےٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس کے بعد صرف ایک مسئلہ

توحید فی الافعال کا باقی رہ جاتا ہے جس کو علمائے کلام نے خلق افعال عباد میں ذکر کیا ہے۔ آلا الی اللہ تصیر الامور (قدوۃ الصالحین۔ اسوۃ المحققین۔ رئیس المحدثین صدر المدرسین الدار العلوم دیوبند حضرت مولانا مولوی) سیّد محمد انور شاہ (صاحب) عفا اللہ عنہ

(۲) میں نے یہ رسالہ دیکھا میرے نزدیک اس میں جو تعلیمات ہیں۔ وہی عین قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیے۔
(حضرت مولانا مولوی) سیّد سلیمان (صاحب) ندوی (دام اللہ مجدہم) مقیم دار المصنفین اعظم گڑھ۔

(۳) میں نے اس رسالہ کو بتمامہا سُنا۔ مجھے اس کے موضوع سے اتفاق ہے۔ حقیقتِ توحید کے سمجھنے میں لوگوں نے بہت کچھ افراط و تفریط سے کام لیا ہے۔ قرآن مجید نے جس صورت میں اس دقیق مسئلہ کو صاف کیا ہے اور وہ افراط و تفریط سے بالکلیت پاک صاف ہے صفاتِ ذات کا مسئلہ حقیقت توحید کے سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے اور بجز اس کے حقیقت توحید کا سمجھنا محال ہے۔ حضرت مؤلف نے مسئلہ صفات پر نہایت سادہ اور قابل فہم طریق پر بحث کی ہے جس سے کسی صحیح العقیدہ کو اختلاف نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر وہ مسئلہ توسل کو جو احادیث و آثار صحیحہ کی رُو سے ثابت ہے مسئلہ توحید کے ضمن میں صحیح طور پر واضح فرما دیتے تو بعض اصحاب کے لئے مظنۂ سوء وہم نہیں ہوتا۔ فقط والسّلام
(حضرت مولانا مولوی) اصغر علی (صاحب) رُوحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔

(۴) جو توحید قرآن کی رو سے بیان کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تبلیغ فرمائی ہے۔ اُسکا مصداق یہی ہے جسکو رسالہ ہذا میں ثابت کیا گیا ہے صرف ایک قسم کی توحید سے اگر نجات ممکن ہوتی تو کفار عرب کو کفر کے لفظ سے خطاب نہ کیا جاتا اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلم کو خالص توحید کا معتقد بنا دے۔ آمین
(حضرت مولانا مولوی) نجم الدین (صاحب) پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور۔

(۵) یہ رسالہ اوّل سے لیکر آخر تک میں نے سُنا ہے اور دیکھا ہے واقعی توحید پر بہترین رسالہ ہے باری تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے آمین ثم آمین (مولانا مولوی) محمد عبد العزیز (صاحب) مدرس اعلیٰ شاہی مسجد لاہور۔

(۶) میں نے یہ رسالہ بتمامہا سنا اُسکے متعلق جو کچھ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب نے فرمایا ہے بالکل صحیح اور درست ہے اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ فقط (حضرت مولانا مولوی) عبدالعزیز (صاحب) خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ۔

(۷) رسالہ توحید مقبول طالب حق کیلئے صحیح راہ ہدایت ہے ایک سچے مسلمان کیلئے اس پر عمل پیرا ہونا فرض اور حتمی امر ہے کیونکہ اس بیان کردہ توحید کے سوا ایمان کی تکمیل ہو ہی نہیں سکتی۔ (حضرت مولانا مولوی) احمد علی (صاحب) مدرس انوار العلوم گوجرانوالہ

(۸) مؤلف صاحب نے جو عرقریزی رسالہ میں فرمائی ہے وہ اس صلہ کی مستحق ہے کہ اس مضمون کو دل میں نہایت خوشی سے جگہ دیجائے کیونکہ ہر مسلم کو اپنے عقائد کی درستی کی از حد ضرورت ہے خصوصاً توحید جیسے کہ حضرت مؤلف نے مفصل بیان فرمایا ہے لہذا رسالہ حرز جان بنانیکا محتاج ہے حضرت مولانا مولوی) محمد چراغ (صاحب) مدرس انوار العلوم گوجرانوالہ۔

(۹) خاکسار نے اس رسالہ کو غور سے پڑھا مسلمانوں کی توحید یہی ہے جو اس رسالہ میں واضح کیگئی ہے۔ اگر اس کے مطابق نہیں تو عنداللہ توحید نہیں اور آخرت میں نجات محال ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اپنے باطن کی پڑتال کریں اور توحید کو درست کریں اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مسلمانوں کو توفیق دے آمین۔ (حضرت مولانا مولوی) ابو محمد احمد (صاحب) عفی عنہ (امام مسجد مقام روپڑ ضلع انبالہ) حال مقیم لاہور۔

(۱۰) احقر نے یہ رسالہ اوّل سے آخر تک پڑھا۔ حضرت مولانا مدظلہ نے توحید کا صحیح اور اعلیٰ خاکہ کھینچکر بتایا ہے جو قرآن حکیم اور احادیث نبوی نے تمام دنیا کے سامنے پیش کیا تھا جس پر آج مسلمانوں کو عمل پیرا ہونے کی سخت ضرورت ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء آمین۔ (مولانا مولوی) فضل احمد (صاحب) کراچوی غفرلہٗ

(۱۱) واقعی مولانا موصوف نے رسالہ ہذا میں توحید کے صحیح معنی قرآن حکیم و احادیث نبویہ سے ثابت کرکے دکھلائے ہیں۔ خدائے قدوس تمام مسلمانوں کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔ (مولوی) خواجہ محمد سمیع الحسن عرف خواجہ محمد چراغ (صاحب) انصاری سہارنپوری۔ عفا اللہ عنہ۔